فضائلِ مکہ وحج

24-June-2021

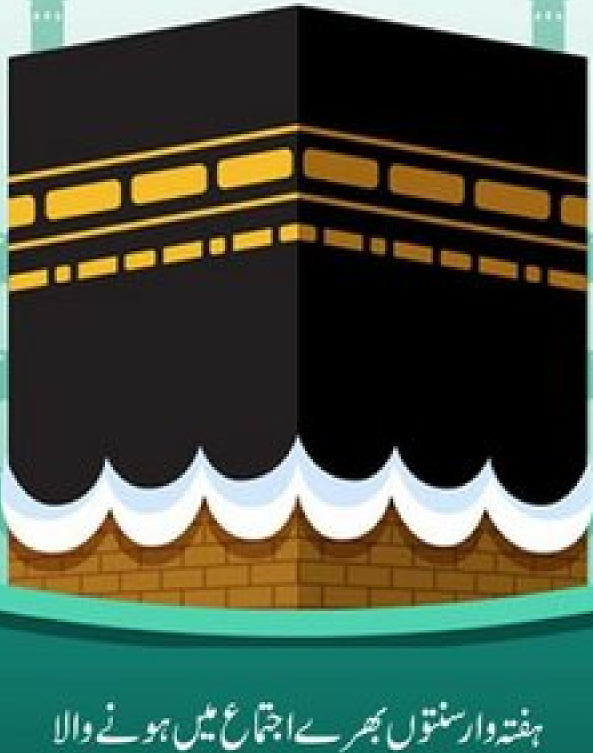

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

24 جون، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

فضائِل مکہ وحج

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیّت

✿...کعبہ شریف مقامِ اَمن ہے

✿...انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے حج کی روایات

✿...حج کے فضائل

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد مسلمان کی پناہ گاہ ہے۔ مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه! شیطان سے بھی حفاظت ہو گی، گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ایک اور کام بھی کرلیناچاہیے وہ یہ کہ جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کرکے اعتکاف کی نیت بھی کرلی جائے اس کے 2 فائدے ہوں گے: پہلا یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتارہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔

دُرُودِ پاک کی برکت

حضرتِ سَیِّدُنا حفص رومی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ بہت بڑے سردار تھے، ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ" یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ پاک نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور مجھے جنّت میں داخِل فرمایا۔ پوچھا گیا: کس عمل کے سبب؟ جواب دیا: جب بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِر ہوا تو اللہ پاک نے فرشتوں سے میرے گناہوں اور میرے پڑھے گئے دُرُود کا حساب لگانے کا حکم دیا، جب حساب لگایا گیا تو میرے دُرُود میرے گناہوں سے زیادہ نکلے تو

اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا: اے میرے فرشتو! اس کی قدر و منزلت تمہارے لئے واضِح ہو گئی ہے، لہٰذا اس سے مزید حساب مت لو اور اسے جنّت میں لے جاؤ۔[1]

دُرود اُن پہ بھیجو سلام اُن پہ بھیجو	یہی مؤمنوں سے خدا چاہتا ہے
اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے	اُسے چاہیے جس کو خدا چاہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچّی نیت سب سے اَفْضَل عَمَل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادَت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہِری میں ایک بار غیر مُسْلموں نے مسلمانوں پر اعتراض کیا کہ تمہارا قبلہ کعبہ **شریف** ہے اور ہمارا قبلہ بیت المُقَدَّس (یعنی مَسْجِدِ اَقْصٰی) ہے اور بیت المُقَدَّس چونکہ کعبہ **شریف** سے اَفْضَل ہے، لہٰذا ہمارا دِین تمہارے دین سے اَفْضَل ہے، اپنے اس دعویٰ پر اُن

1... اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع، صفحہ: 124۔
2... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

غیر مسلموں نے چند دلائل دیئے؛ مثلاً ایک دلیل اُنہوں نے یہ دِی کہ بیت المُقدَّس پہلے تعمیر ہُوا اَوْر کعبہ **شریف** کی تعمیر بعد میں ہوئی، لہٰذا بیت المُقدَّس کو شانِ اَوَّلِیَّت حاصِل ہے، اس سے ثابِت ہوا کہ بیت المُقدَّس اَفْضَل ہے، غیر مسلموں کی دوسری دلیل یہ تھی کہ بیت المُقدَّس مُلکِ شام میں ہے اَوْر مُلکِ شام برکت والی سرزمین ہے، روزِ قیامت میدانِ محشر بھی یہیں ہو گا (خیال رہے! اُس وَقْت مُلکِ شام بہت وسیع تھا، فلسطین بھی مُلکِ شام ہی میں شامِل تھا، اس لئے غیر مسلموں نے یُوں کہا)، اسی طرح بیت المُقدَّس انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا قبلہ ہے، لہٰذا بیت المُقدَّس کعبہ **شریف** سے اَفْضَل ہے۔[1] غیر مُسْلموں کے اس اعتراض کے جواب میں اللہ پاک نے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت:96 اور 97 نازِل فرمائی، اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ۚ۹۶﴾ فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۷﴾

(پارہ4، سورۃ آلِ عمران:96-97)

ترجمہ کنزُالعِرفان: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو **مکہ** میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے، اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہو گیا امن والا ہو گیا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

[1]... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ96، جلد:4، صفحہ:29۔

اِن آیات میں اللہ پاک نے **کعبہ شریف** کی 6 صِفات ذِکْر فرمائیں:

(1): کعبہ شریف اَوَّل عِبَادت گاہ ہے۔ **(2): کعبہ شریف** بَرَکت والا ہے۔ **(3): کعبہ شریف** تمام جہانوں کے لئے باعِثِ ہدایت ہے۔ **(4):** کعبہ شریف میں اللہ پاک کی واضح نشانیاں ہیں۔ **(5): کعبہ شریف** مقامِ اَمن ہے اور **(6): کعبہ شریف** کا حج کیا جاتا ہے۔

کعبے کی رونق کعبے کا منظر، اللہ اکبر! اللہ اکبر
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر، اللہ اکبر! اللہ اکبر!
دیکھا صَفَا بھی، مروہ بھی دیکھا، تیرے کرم کا جلوہ بھی دیکھا
دیکھا رواں اِک سروں کا سمندر، اللہ اکبر! اللہ اکبر!

قرآنِ کریم کا حُسْنِ بیان

اے عاشقانِ رسول! اس جگہ ایک بہت ایمان افروز مدنی پھول ہے، وہ یہ کہ کعبہ شریف اور مَسْجِدِ اَقْصٰی، یہ دونوں ہی بہت فضیلت والے مقام ہیں، ۞ اللہ پاک نے پارہ: 15 سورۂ بنی اسرائیل میں مَسْجِدِ اَقْصٰی کے بھی فضائل بیان فرمائے، ۞ دُنیا میں 3 مسجدیں سب مَسَاجِد سے اَفْضَل ہیں؛ **(1):** مَسْجِد حرام (جہاں کعبہ شریف ہے) **(2):** مسجدِ نبوی شریف **(3):** اور فضیلت کے اعتبار سے دُنیا کی تیسری بڑی مسجد ہے: مَسْجِدِ اَقْصٰی۔ ۞ مَسْجِدِ اَقْصٰی میں ایک نماز پڑھنے سے 50 ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔[1] ۞ مَسْجِدِ اَقْصٰی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا قبلہ ہے، ۞ مَسْجِدِ اَقْصٰی ہمارا بھی قبلۂ اَوَّل ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت کے بعد 17 ماہ تک مَسْجِدِ اَقْصٰی کی طرف رُخ فرما کر نماز ادا کی پھر اللہ پاک کا حکم ملنے پر کعبہ شریف کی طرف رُخ فرمایا۔[2] ۞ اور مِعْراج کے دولہا، سردارِ انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے آسمانی سَفَرِ مِعْراج کی ابتداء بھی مَسْجِدِ اَقْصٰی ہی

1 ...ابن ماجہ، کتاب: اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، ماجاء فی الصلاۃ فی المسجد الجامع، صفحہ: 229، حدیث: 1413۔
2 ...بخاری، کتاب: اخبار الاحاد، صفحہ: 1757، حدیث: 7252۔

سے فرمائی۔ [1]

غرض؛ مَسْجِدِ اَقْصٰی بھی بہت فضیلت والا مقام ہے، کعبہ شریف بھی بہت ہی فضیلت والا مقام ہے، مگر غیر مُسلموں نے اپنے ناقِص ذہن کے مُطَابِق اِن دونوں فضیلت والے مقامات کے درمیان موازنہ کیا، گویا اپنے طور پر انہوں نے مَسْجِدِ اَقْصٰی اور کعبہ شریف کی فضیلتوں کو تولنے کی کوشش کی تو اللہ پاک نے اِن کے باطِل نظریے کا رَدّ فرمایا، اِن کے اعتراض کا جواب اِرْشاد فرمایا مگر قرآنِ کریم کے خوب صُورت اور حَسِیْن اندازِ بیان کے قربان جایئے! کہ اللہ پاک نے بیان کی گئی آیتِ کریمہ میں غیر مسلموں کا رَدّ تو فرمایا، کعبہ شریف کے فضائل تو بیان فرمائے مگر مَسْجِدِ اَقْصٰی کی فضیلت کو کم بھی نہیں ہونے دیا، یعنی قرآنِ کریم نے یہ تو فرمایا کہ **کعبہ شریف** دُنیا کی پہلی عبادت گاہ ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ مَسْجِدِ اَقْصٰی کی کوئی فضیلت ہی نہیں۔ قرآنِ کریم نے یہ تو فرمایا کہ کعبہ شریف بابرکت ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ مَسْجِدِ اَقْصٰی کی کوئی برکت نہیں ہے، قرآنِ کریم نے یہ تو فرمایا کہ کعبہ شریف تمام جہانوں کے لئے باعِثِ ہدایت ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ مَسْجِدِ اَقْصٰی بالکل ہدایت کا سبب ہی نہیں ہے، قرآنِ کریم نے یہ تو فرمایا کہ کعبہ شریف میں اللہ پاک کی واضِح نشانیاں ہیں مگر یہ نہیں فرمایا کہ مَسْجِدِ اَقْصٰی میں اللہ پاک کی کوئی نشانی مَوْجُود ہی نہیں ہے۔ یعنی قرآنِ کریم نے غیر مسلموں کا رَدّ بھی فرمایا، کعبہ شریف کے فضائل بھی بیان فرمائے اور مَسْجِدِ اَقْصٰی کی فضیلت اور شرف وعِزّت میں کمی بھی نہیں آنے دی۔ مَعْلُوم ہوا؛ جب بھی 2 فضیلت والی چیزوں کا ذِکْر ہو، اُن میں کسی ایک کی شان بیان کرنی ہو تو اس انداز سے بیان کی جائے کہ دوسری چیز کی شان میں کمی نہ آنے پائے، مثلاً ہم جب اپنے آقا و مولیٰ،

1 ...بخاری، کتاب: مناقب الانصار، باب: المعراج، صفحہ: 976، حدیث: 3887۔

مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کریں تو اس انداز میں بیان کی جائے کہ دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان میں بے ادبی نہ ہونے پائے، جب ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان بیان کریں تو اس انداز سے بیان کریں کہ اَہْلِ بیت کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت میں بے ادبی نہ ہو اور جب ہم اَہْلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کا بیان کریں تو وہ بھی اس انداز میں، ایسے ادب کے ساتھ بیان کیا جائے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت میں کوئی بے ادبی نہ ہونے پائے۔

ہم کو اللہ اَوْر نبی سے پیار ہے ... اِنْ شَآءَ اللہ! اپنا بیڑا پار ہے
اُمَّہاتُ المؤمنین و چار یار ... سب صَحابہ سے ہمیں تو پیار ہے
غوث و خواجہ داتا اور احمد رضا ... سے بھی اور ہر اِک ولی سے پیار ہے[1]
اِنْ شَآءَ اللہ! اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ... صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیَّت اور اس کے دلائل

اے عاشقانِ رسول! ابھی ہم نے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت:96 اور 97 سننے کی سَعَادت حاصِل کی، ان آیاتِ کریمہ میں اللہ پاک نے کعبۃُ اللہ شریف کی 6 صِفَات ذِکْر فرمائیں، ان میں پہلی صِفَت بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
(پارہ4، سورۃ آلِ عمران:96)

ترجمہ کنزُالعِرفان: بےشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:700۔

اس آیت سے مَعلُوم ہوا؛ کعبہ شریف دُنیا کی سب سے پہلی عِبَادت گاہ ہے۔

بلکہ صحابی اِبْنِ صحابی، حضرت اِبْنِ عَبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک مقام پر کعبہ شریف کو "سُرَّۃُ الْاَرْض" فرمایا ہے۔[1] "سُرَّۃُ الْاَرْض" کا معنی ہے: زمین کی ناف۔ مطلب یہ کہ زمین کے جس ٹکڑے پر کعبہ شریف مَوْجُود ہے، یہ ٹکڑا سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور یہیں سے تمام زمین پھیلائی گئی۔

اَصْل میں جب یہ زمین نہیں تھی، آسمان بھی نہیں تھا، عَرْشِ الٰہی پانی پر تھا، اللہ پاک نے زَوْر دار ہوا بھیجی، جس سے پانی میں بڑی لہریں پیدا ہوئیں، اِن لہروں سے پانی پر جھاگ بنی، پھر اس سے بُخَارات اُٹھے، اِنہی بُخارات کو اللہ پاک نے بلند فرمایا اور اِن سے آسمان بنایا۔ اسی لئے اللہ پاک نے آسمان کو "دُھواں" فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَ هِیَ دُخَانٌ (پارہ24، سورۂ حٰمٓ السجدۃ:11)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور آسمان دھواں تھا۔

پھر پانی پر جو جھاگ بنی تھی، اللہ پاک نے اس جھاگ کو پھیلا دیا، اس سے ہماری یہ زمین بنی۔ اس طرح پہلے زمین بنائی گئی، پھر آسمان بنائے گئے، پھر آسمانوں کی تخلیق مکمل ہونے کے بعد زمین کو پھیلا دیا گیا، اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ (پارہ30، سورۃ النازعات:30)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اس کے بعد زمین پھیلائی

حضرت عبد اللہ بن عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوَایت ہے کہ جس مقام پر یہ جھاگ بنی تھی، یہ مقام کوئی اَوْر نہیں بلکہ زمین کا وہی مُبَارَک ٹکڑا تھا، جہاں آج کعبہ شریف

1 ... مواہب اللدنیۃ، پہلا مقصد، جلد:1 صفحہ:35۔

مَوْجُود ہے۔ حضرت مُجاہِد رَحمۃُاللہِعَلَیْہ فرماتے ہیں: زمین کا وہ ٹکڑا جہاں اب کعبہ شریف مَوْجُود ہے، یہ زمین کی تخلیق سے 2 ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا اور حضرت ابوہریرہ رَضِیَاللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے: ابھی زمین کی پیدائش نہیں ہوئی تھی، اس سے 2 ہزار سال پہلے کعبہ شریف پانی میں ایک ٹیلے کی طرح تھا، یہاں 2 فرشتے اللہ پاک کی تسبیح کرتے تھے، پھر جب اللہ پاک نے زمین کی پیدائش کا ارادہ فرمایا تو اسی ٹیلے سے زمین کو پھیلا دیا۔[1]

مَعْلُوم ہوا؛ زمین پر پہلا گھر ہونا تو بہت بعد کی بات ہے، کعبہ شریف پُوری زمین کی اَصْل ہے کہ زمین کا یہ ٹکڑا سب سے پہلے پیدا کیا گیا اور اسی سے تمام زمین پھیلائی گئی۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیَّت...!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف کی عِمَارت کب بنائی گئی؟

اے عاشقانِ رسول! یہ تو مَعْلُوم ہو گیا کہ زمین کا سب سے پہلا ٹکڑا جو پیدا کیا گیا، وہ وہی مقام ہے جہاں آج کعبہ شریف مَوْجُود ہے، اب سُوال یہ ہے کہ کعبہ شریف کی عِمَارت سب سے پہلے کب بنائی گئی؟ اِس سُوال کے جواب کے لئے آیئے! ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں: چنانچہ منقول ہے کہ ایک بار حضرت اِمام زَیْنُ العابدین رَضِیَاللہُعَنْہُ طواف فرمارہے تھے کہ ایک شخص نے آپ سے سُوال پوچھا مگر اِمام زین العابدین رَضِیَاللہُ عَنْہُ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، حتیٰ کہ آپ نے طواف کے 7 پھیرے مکمل فرمائے، پھر آپ رَضِیَاللہُعَنْہُ حطیم میں تشریف لائے اور میزابِ رَحْمت کے نیچے کھڑے

1... سبل الھدی، الباب الاول، جلد:1، صفحہ:140 تا 141۔

ہو کر 2 رکعت نماز ادا فرمائی، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: وہ سُوال کرنے والا کہاں ہے؟ اُس شخص کو حاضِر کیا گیا، اِمام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: کیا پوچھتے تھے؟ عرض کیا: عالی جاہ...!! کعبہ شریف کا طواف کب سے شُروع ہوا؟ طواف کیوں شروع ہوا؟ کیسے کیا جاتا تھا؟ اِمام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس شخص سے پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ کہا: مُلکِ شام سے ہوں۔ فرمایا: مُلکِ شام میں کس جگہ سے؟ عرض کیا: بیت المُقَدَّس کے قریب۔ اِمام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پھر پوچھا: کیا تم نے تورات و انجیل پڑھی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! پڑھی ہے۔ اب امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے شامی! میرا جواب یاد کر لو! تم مجھ سے رِوایَت نہیں کروگے مگر صِرْف حق بات۔ کعبہ شریف کا طواف یُوں شُروع ہوا کہ جب اللہ پاک نے فرشتوں کو بتایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ (یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام) کو بنانے والا ہوں، اس پر فرشتوں نے یُوں ظاہِر کیا کہ ہم خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، اس پر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پارہ1، سورۃ البقرۃ:30)	ترجمہ کنزُالعِرفان: فرمایا: بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اللہ پاک کا یہ اِرْشاد سُن کر فرشتوں کو لگا کہ شاید ہماری اِس بات سے اللہ پاک ہم سے ناراض ہے، چنانچہ اب فرشتوں نے عرشِ الٰہی کی پناہ لی، اپنے چہرے اُوپر اُٹھائے، عاجزی کی، روئے اور 7 سال تک عرشِ الٰہی کا طواف کرتے رہے، آخر اللہ پاک نے ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائی اور عرش کے نیچے اِن کے لئے 4 ستونوں والا، زَبَرجَد کا ایک گھر

بنایا اور فرشتوں سے فرمایا: اس گھر کا طواف کرو۔ چنانچہ فرشتے اس گھر کا طواف کرنے لگے، اسی کو بَیْتُ الْمَعْمُوْر کہا جاتا ہے۔ پھر اللہ پاک نے کچھ فرشتوں کو زمین پر بھیجا اور حکم دیا کہ زمین پر بھی بَیْتُ الْمَعْمُوْر جیسا اور اسی سائِز کا ایک گھر بناؤ۔ پھر جب یہ گھر تعمیر ہو گیا تو اللہ پاک نے زمین کی مخلوق کو حکم فرمایا: جیسے آسمان والے ''بَیْتُ الْمَعْمُوْر'' کا طواف کرتے ہیں، تم اس گھر کا طواف کرو...!![1]

ایک رِوَایت کے مُطَابِق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے، بَیْتُ الْمَعْمُوْر کی بالکل سیدھ میں فرشتوں نے کعبہ شریف کی عِمَارت بنائی، یہ پیمائش میں بَیْتُ الْمَعْمُوْر کے برابر تھا، اس وَقْت کعبہ شریف کا طواف تو صِرْف زمینی فرشتے کرتے تھے مگر اس کا حج زمین و آسمان کے سارے فرشتے کیا کرتے تھے۔[2] مشہور مفسر قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس وَقْت کعبہ شریف زمین کے پتھر وغیرہ سے نہ بنا تھا بلکہ اس عمارت کا سامان آسمانی سُرخ یاقوت تھے، پھر آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس تعمیر میں کچھ اضافہ کیا اور آپ بھی اسی کا طواف کرتے اور اسی کی طرف نماز پڑھتے رہے، پھر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے شہزادے حضرت شیث عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی کچھ مرمت کی، حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانۂ مُبارَک تک کعبہ شریف یُوں ہی رہا، پھر جب طوفانِ نُوح آیا، اس وَقْت آسمانی عمارت آسمان پر اُٹھالی گئی، اس کا صِرْف ایک یاقُوت باقی رکھا گیا، جسے حجرِ اَسْوَد کہتے ہیں اور زمینی عِمَارت گِر کر سفید ٹیلے کی شکل میں رِہ گئی، پھر

---

1 ... اخبارِ مکہ للازرقی، ذکر بناء الملائکۃ الکعبۃ، صفحہ:27تا29۔

2 ... تفسیر خازن، پارہ:4، آلِ عمران، تحت الآیۃ:96، جلد:1، صفحہ:271۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کے حکم سے کعبہ شریف کو دوبارہ تعمیر کیا۔[1]

اِن روایات سے مَعْلُوم ہوا کہ زمین کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے زمین کا وہ ٹکڑا پیدا کیا جا چُکا تھا، جہاں آج کعبہ شریف ہے اور انسان کی پیدائش سے بھی 2 ہزار سال پہلے کعبہ شریف کی تعمیر ہو چکی تھی اور فرشتے اس کا حج بھی کیا کرتے تھے۔ سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیّت...!!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طوفانِ نُوح کے بعد کعبہ شریف کی تعمیر کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانۂ مقدس میں جب سخت طُوفان آیا، جس میں دُنیا غرق ہوئی اور ایک قول کے مُطَابق 80 افراد جو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کشتی میں سُوار تھے، صِرْف وہی باقِی رہے، اس وَقْت کعبہ شریف کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا، اب آیئے! تاریخی حوالے سے یہ دیکھتے ہیں کہ طوفانِ نُوح کے بعد پہلے کعبہ شریف کی تعمیر ہوئی یا مَسْجِدِ اَقْصٰی کی۔

یُوں تو مَسْجِدِ اَقْصٰی کی تعمیر کے مُتَعَلِّق بھی مختلف روایات ہیں، مثلاً ایک رِوَایت کے مُطَابق فرشتوں نے جب کعبہ شریف تعمیر کیا تو اس کے کچھ عرصہ بعد اللہ پاک کے حکم سے فرشتوں نے ہی مَسْجِدِ اَقْصٰی کی پہلی تعمیر کی، ایک رِوَایت کے مُطَابِق سب سے پہلے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے مَسْجِدِ اَقْصٰی تعمیر فرمائی تھی۔ البتہ طوفانِ نُوح کے بعد کعبہ شریف پہلے تعمیر ہوا یا مَسْجِدِ اَقْصٰی پہلے تعمیر ہوئی، اس حوالے سے ایک رِوَایت یہ ہے کہ

---

(1)... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ96، جلد:4، صفحہ:32، خلاصۃً۔

طوفانِ نُوح کے بعد سب سے پہلے مَسْجِدِ اَقْصٰی کی بنیاد حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے رکھی، ایک روز حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ماموں کے ہاں تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں ایک مقام پر رات ہو گئی، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام ایک پتھر کے ساتھ ٹیک لگا کر آرام فرما ہوئے، اس وَقْت خواب میں ہی آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی نازِل ہوئی اور اسی خواب میں اللہ پاک نے آپ کو بیت المُقَدَّس (یعنی مَسْجِدِ اَقْصٰی) تعمیر کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اس رِوَایت سے مَعْلُوم ہوا کہ طوفانِ نُوح کے بعد مَسْجِدِ اَقْصٰی کی پہلی تعمیر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمائی جبکہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام ابھی دُنیا میں تشریف بھی نہیں لائے تھے کہ آپ کے دادا جان حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام **مکہ مکرمہ** اور کعبہ شریف کی آباد کاری کا انتظام شروع فرما چکے تھے۔

بڑا مشہور واقعہ ہے، بخاری شریف میں بھی ہے، اس کا خلاصہ کچھ یُوں ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاں اَوْلاد نہیں تھی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی: یا اللہ پاک! مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی زبانِ مُبَارَک سے نکلی ہوئی دُعا قبول ہوئی، کچھ ہی عرصے کے بعد اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک چاند سا خوب صُورت، ہونہار، نیکو کار، بااخلاق وباکردار بیٹا عطا فرمایا، جن کا نام "اسماعیل" رکھا گیا۔

شہزادے کی وِلادت کو ابھی کچھ ہی دِن گزرے تھے، کہ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! اپنے بیٹے اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو مکہ

1... تاریخ طبری، ذکر اسحاق بن ابراہیم، جلد:1، صفحہ:191۔

مکرمہ میں چھوڑ آیئے۔

اللہ اکبر! جان سے عزیز اکلوتا بیٹا اور وہ بھی وہ کہ جو برسوں بعد عطا ہوا ہے، ابھی وہ دودھ پینے ہی کی عمر میں ہے کہ اُس سے جُدائی کا حکم ہوا، ایک باپ کا دِل بھلا اِس جُدائی کو کیسے قبول کر سکتا ہے؟ مگر قربان جایئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے جذبۂ اطاعت پر! بَس حکم ملنے کی دَیر تھی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے مالِک کے حُضُور سَر تسلیم خَم کیا۔ چنانچہ اس حکم پر عمل کے لئے مُلکِ شام سے صِرْف 3 افراد پر مشتمل ایک قافلہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا؛ اس نورانی قافلے میں ایک حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، ایک آپ کے ننھے شہزادے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور ایک اِن کی والدہ حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہیں اور جگہ کی نشاندہی کے لئے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی ساتھ ہیں۔

دِن رات سَفَر کرتے کرتے یہ نورانی قافلہ آخر ایک دِن پہاڑوں کے وسیع دامن میں پہنچا، یہاں دُور دُور تک کوئی آبادی نہیں تھی، نہ کوئی چشمہ، نہ پانی، نہ زِندگی گزارنے کے دیگر اسباب، کعبہ شریف کی زمین اُس وَقْت ٹیلے کی مثل اُونچی زمین تھی، یہاں پہنچ کر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بَس یہی وہ مقام ہے۔ یہ سُن کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سُواری سے اُترے، اپنے ننھے شہزادے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اور اُن کی والدہ کو اس ٹیلے کے قریب اُتارا، کچھ کھجوریں اور تھوڑا پانی ساتھ دیا اور واپس چل دیئے۔ حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! ہمیں یہاں بے آباد جگہ کس کے سہارے چھوڑ کر جاتے ہیں؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خاموش رہے، کوئی جواب نہ دیا، حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے چند بار یہی پوچھا مگر

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خاموش رہے، آخِر عرض کیا: کیا اللہ پاک نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہاں! اللہ پاک کا حکم ہے، بَس یہ سُننا تھا کہ اللہ پاک کی نیک بندی حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بے مِثال تَوَکُّل اور پختہ ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے عرض کیا: تب تو خیر سے جائیے! اللہ پاک ہمیں یہاں ضائع نہیں فرمائے گا۔

پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام واپسی کے لئے چل پڑے، تھوڑی دُور جا کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور بَیْتُ اللہ شریف کی طرف منہ کرکے دُعا کی:

رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ۝۳۷

(پارہ13، سورۃ ابراہیم:37)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تُو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرے شکر گزار ہو جائیں۔

جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام واپس تشریف لے گئے، حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے پاس پانی ختم ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پانی کی تلاش میں صَفَا اور مَرْوَہ نامی 2 پہاڑیوں پر 7 چکر لگائے، آخر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے پاؤں مُبارَک یا حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے پَر مارنے سے چشمۂ زَم زَم نمودار ہوا، کچھ عرصے کے بعد قبیلہ جُرہَم کے لوگ بھی یہاں آکر آباد ہوگئے، یُوں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی مانگی ہوئی دُعا پُوری ہونا شروع ہوئی۔

پھر جب حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک 7 سال یا 13 سال یا اس سے کچھ زائد ہوئی تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو بیٹے کی قربانی پیش کرنے کا حکم ہوا، اب بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رَبّ کے حُضُور سرِ تسلیم خم کیا، **مکہ مکرمہ** تشریف لائے اور بیٹے کی قربانی پیش کرنا چاہی مگر اللہ پاک نے جنّت سے مینڈھا بھیجا، اسے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے فِدْیے میں قربان کیا گیا، اس کے بعد اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو کعبہ شریف تعمیر کرنے کا حکم اِرْشاد فرمایا، چنانچہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مِل کر کعبہ شریف کو دوبارہ سے تعمیر کیا۔ (1)

حضرت اَبُو ذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے ایک روز سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ ارشاد فرمایا: مَسْجِد حرام (یعنی خانہ **کعبہ شریف**)۔ میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کون سی مسجد تعمیر ہوئی؟ اِرْشاد فرمایا: مَسْجِدِ اَقْصٰی۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنی مُدَّت ہے؟ ارشاد فرمایا: 40 سال۔ (2)

یعنی خانہ **کعبہ شریف** مَسْجِدِ اَقْصٰی سے 40 سال پہلے تعمیر کیا گیا، عُلَما فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کی مُراد یہ ہے کہ جب حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے مَسْجِدِ اَقْصٰی کی بنیاد رکھی، اس سے 40 سال پہلے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبہ شریف کو تعمیر فرمایا۔ (3)

مَعْلُوم ہوا طوفانِ نُوح کے بعد پہلے جو مَسْجِد تعمیر ہوئی، وہ بھی کعبہ شریف ہی ہے،

---

1 ... بخاری، کتاب: احادیث الانبیاء، صفحہ: 858 تا 860، حدیث: 3364 خلاصۃً۔
2 ... مسلم، کتاب: المساجد و مواضع الصلاۃ، صفحہ: 194، حدیث: 520۔
3 ... انس الجلیل، جلد: 1، صفحہ: 71۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے کعبہ شریف کی شانِ اَوَّلِیَّت...!! اب اِن تمام روایات کو سامنے رکھ کر سنئیے! اللہ پاک کعبہ شریف کی شان میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ
(پارہ4، سورۃ آلِ عمران:96)

ترجمہ کنزُالعِرفان: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابتداء میں سُنا کہ غیر مسلموں نے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیت المُقَدَّس چونکہ مُلکِ شام میں ہے اور مُلکِ شام بابرکت سرزمین ہے، لہٰذا بیت المُقَدَّس، **کعبہ شریف** کی نسبت زیادہ اَفْضَل ہے، چنانچہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عِبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو **مکہ** میں ہے۔

مَعْلُوم ہوا بیت المُقَدَّس بہت فضیلت والا ہے، یہ مُلکِ شام میں ہے اور مُلکِ شام بہت بابرکت مقام ہے مگر کعبہ شریف **مکہ مکرمہ** میں ہے اور **مکہ مکرمہ** اُن 2 شہروں میں سے ایک ہے جو دُنیا کے تمام شہروں میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں، وہ 2 شہر کون سے ہیں؟ ایک مَدِیْنَه مُنَوَّرَہ اور دوسرا **مَکَّه مُکَرَّمَه**۔

مَکَّه مُکَرَّمَه کے فضائل

مکہ مکرمہ وہ شہر ہے جسے اُمُّ القریٰ (یعنی تمام شہروں کی اَصْل) کہا جاتا ہے، **مکہ مکرمہ وہ شہر ہے** کہ ابھی زمین بنائی بھی نہیں گئی تھی، اس سے 2 ہزار سال پہلے فرشتے **اس مقام پر** تسبیح کرتے تھے، انسانوں کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے سے فرشتے **مکہ مکرمہ** میں حج کیا کرتے تھے، **مکہ مکرمہ** بابرکت ہے، **مکہ مکرمہ** امن والا ہے، **مکہ مکرمہ وہ**

مبارک شہر ہے جسے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے آباد کیا،**مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے** کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی طرف دِل کھنچ جانے کی دُعا فرمائی،**مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے** کہ جہاں کے رہنے والوں کے لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے رِزْق کی دُعا فرمائی اور اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ دونوں دُعائیں پُوری فرمائیں،**مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے** کہ جہاں جانے کے لئے دُنیا بھر کے مسلمان تڑپتے ہیں، دِل اس جانِب مائل ہوتے ہیں،**مکہ مکرمہ** اللہ پاک کے سب سے محبوب نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقامِ پیدائش ہے**مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے** جہاں آخری آسمانی کتاب یعنی قرآنِ کریم کے نُزُول کی ابتداء ہوئی،**مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے** جہاں سے دِینِ اسلام کا آغاز ہوا،**مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے** کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِعْراج کے لئے یہیں سے اپنی بارگاہ میں بُلایا اور آسمانوں کی سیر کرائی،**مکہ مکرمہ وہ مبارک شہر ہے** کہ اللہ پاک کے حبیب، دِلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیاتِ ظاہری کے 53 برس یہاں گزارے،**مکہ مکرمہ** وہ مُبَارَک، مقدس شہر ہے کہ اللہ پاک اس شہرِ پاک کی قسمیں اِرْشاد فرماتا ہے، مثلاً ایک مقام پر اِرْشاد ہوتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پارہ30،سورۃ البلد:1-2)	ترجمہ کنزُالعِرفان: مجھے اس شہر کی قسم جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

کعبہ شریف برکت اور ہدایت والا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کا دوسرا اَور تیسرا وَصف بیان کرتے ہوئے اللہ

پاک نے اِرشاد فرمایا:

مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹۶﴾ (پارہ4، سورۃ آلِ عمران:96)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: برکت والا ہےاور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے،

علّامہ محمود آلوسی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: آیت کا معنی یہ ہے کہ کعبہ شریف بہت بھلائی والا ہے، یہاں ایک نیکی کا ثواب بڑھ (کر ایک لاکھ کے برابر ہو) جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کعبہ شریف کا حج کرے، جو اس کا طواف کرے، جو کعبہ شریف کے پاس اعتکاف کرے، اس کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

علّامہ آلوسی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: کعبہ شریف کے بابرکت ہونے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ یہاں ہر وَقْت عِبادت ہوتی ہی رہتی ہے۔ پھر اس کی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ہماری زمین گُروِی (یعنی انڈے کی شکل کی) ہے، اس لئے دُنیا میں جب کسی مُلک میں فجر کا وَقْت ہوتا ہے تو کسی دُوسرے مُلک میں اُس وَقْت ظہر کا وَقْت ہو رہا ہوتا ہے، کہیں عصر کا وَقْت ہوتا ہے تو کہیں مغرِب کا اور کہیں عشاء کا ہوتا ہے، یُوں ہر وَقْت دُنیا میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی نماز کا وَقْت ہوتا ہی ہے، لہٰذا کوئی ایسا وَقْت خالی نہیں رہتا جب کعبہ شریف کی طرف رُخ کرکے نماز نہ پڑھی جارہی ہو۔[1]

مُفَسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کعبہ شریف انسان، جِنّات بلکہ فرشتوں کا بھی قبلہ ہے، اس لئے اسے عالَمِین (یعنی تمام جہانوں) کی ہدایت فرمایا گیا، نیز یہ انسانوں کو جنّت کی ہدایت دیتا ہے، اس لئے ھُدیً (یعنی ہدایت دینے والا) فرمایا گیا۔[2]

1 ...روح المعانی، پارہ:4، آلِ عمران، تحت الآیۃ96، جلد:2، صفحہ:303۔
2 ... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ96، جلد:4، صفحہ:31۔

منقول ہے کہ کعبہ شریف روزِ قیامت پہلی رات کی دُلہن کی طرح اُٹھایا جائے گا تو جن لوگوں نے اِس کا حج کیا وہ اس کے پردوں کے ساتھ لٹکے ہوں گے اور اس کے گرد طواف کر رہے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ شریف جنّت میں داخِل ہو گا تو وہ بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جائیں گے۔[1]

تصدق ہو رہے ہیں، لاکھوں بندے گِرد پھر پھر کر | طوافِ خانہ کعبہ، عجب دلچسپ منظر ہے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف میں واضِح نشانیاں ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! کعبہ شریف کا چوتھا وَصف جو اللہ پاک نے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت:97 میں بیان فرمایا، وہ ہے:

فِيهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ (پارہ4، سورۃ آلِ عمران:97)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

تفسیرِ نعیمی میں اس آیت کے تحت ہے: اس سے مراد یہ نہیں کہ صِرف کعبہ شریف میں اللہ پاک کی نشانیاں ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ خود کعبہ شریف میں، اس کے آس پاس مسجدِ حرام شریف میں بلکہ سارے **مکہ مکرمہ** اور حُدُودِ حرم میں اللہ پاک کی واضِح نشانیاں ہیں۔[3]

اے عاشقانِ رسول! کعبہ شریف، مسجدِ حرام اور **مکہ مکرمہ** میں اللہ پاک کی یہ واضِح نشانیاں کیا ہیں؟ اس بارے میں مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: ❁ کعبہ شریف کے پاس مقامِ

---

1 ...احیاء العلوم، حج کا بیان، جلد:1، صفحہ:733۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:253۔
3 ...تفسیرِ نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ97، جلد:4، صفحہ:37۔

ابراہیم مَوْجُود ہے، *-"مقامِ ابراہیم" ایک جنّتی پتھر ہے اور یہ وہ مُبارَک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبہ شریف کی دِیواریں اُونچی کیں، *-مقامِ ابراہیم وہ مُبارَک پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اس پر کھڑے ہوتے، کعبہ شریف کی دیواریں اُونچی کرتے، جس قدر دیوار اُونچی ہوتی جاتی، یہ پتھر بھی اُونچا ہوتا جاتا اور شام کو جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اُترتے تو یہ پتھر نیچا ہو جاتا تھا، *-مقامِ ابراہیم وہ مُبارَک پتھر ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس پر قدم مُبارَک رکھے تو یہ اتنا نرم ہو گیا کہ اس نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں کے نشانات اپنے سینے پر لے لئے جو ہزاروں سال گزرنے کے باوُجود اب تک مَوْجُود ہیں، *-اللہ پاک نے اس پتھر کو اتنی عظمت بخشی کہ تمام حاجیوں کے سَر اس کی طرف جھکا دیئے فرمایا[1]:

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ (پارہ1، سورۃ البقرۃ:125)	ترجمہ کنزُالعِرفان: (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

کعبہ شریف ہی وہ مُبارَک مقام ہے کہ اس کے قریب زَم زَم شریف کا کنواں ہے، *-زَمْ زَمْ وہ مُبارَک پانی ہے کہ یہ اُسی مقصد کے لئے ہے جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے،[2] *-زَمْ زَمْ شریف شِفَا کے لئے پیا جائے، اللہ پاک شِفَا عطا فرمائے گا، *-زَمْ زَمْ شریف پیاس بجھانے کے لئے پیا جائے پیاس بجھے گی، بھوک مٹانے کے لئے پیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بھوک مٹے گی، *-یہی وہ مبارک پانی ہے جسے اس کی عظمت کی وجہ

1... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ97، جلد:4، صفحہ:37۔
2... مُسْتَدْرَک، کتابُ: المَنَاسِک، جلد:2، صفحہ:132، حدیث:1782۔

سے کھڑے ہو کر، قبلہ کی طرف رُخ کر کے پِیا جاتا ہے، *–زَم زَم ہی وہ مُبارَک پانی ہے کہ اسے پی کر جو دُعا مانگی جائے پُوری ہوتی ہے۔

یہ زَم زَم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پیئے کوئی | اسی زَمزم میں جنت ہے، اسی زَمزم میں کوثر ہے[1]

❁کعبہ شریف کے پاس حجرِ اَسْوَد ہے، حجرِ اَسْود بھی جنّتی پتھر ہے، اسے چھونا گُناہوں کو مٹاتا ہے، روزِ قیامت اس پتھر کی 2 آنکھیں ہوں گی، جن سے یہ دیکھے گا، زبان ہو گی جس سے یہ بولے گا اور اپنے استلام کرنے والے کے حق میں گواہی دے گا۔[2] ❁کعبہ شریف کے ساتھ ہی مَطَاف ہے، یہ وہ مقام ہے جہاں کعبہ شریف کا طواف کیا جاتا ہے، اس جگہ 4 سو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مزارات ہیں ❁کعبہ شریف کے ساتھ ہی حطیمِ پاک میں سنگِ اسماعیل یعنی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے مزارات ہیں، ❁اسی کعبہ شریف کے قریب صَفَا اور مَرْوَہ 2 پہاڑیاں ہیں، ❁اسی کعبہ شریف کے پاس اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت گاہ ہے، ❁اسی کعبہ شریف کے قریب مِنٰی، مُزْدَلفہ اور عرفات جیسے مُبارَک مقامات ہیں ❁یہ کعبہ شریف ہی ہے کہ اس کی عزت کے پیشِ نظر پرندے اس کے اُوپر نہیں اُڑتے، ❁یہی وہ **کعبہ شریف** ہے کہ جب کوئی پرندہ بیمار ہو تو اس کی فِضَا سے گزر کر شِفَا پاتا ہے، ❁اسی کعبہ شریف کی حِفَاظت کے لئے ابابیل سے فِیْل (یعنی ہاتھی) مروائے گئے، ❁اسی **کعبہ شریف** کی طرف لوگوں کے دِل قدرتی طور پر مائِل ہیں، ❁اسی کعبہ **شریف** کی بَرَکت ہے کہ **مکہ مکرمہ** میں پیداوار کوئی نہیں مگر یہاں قحط نہیں پڑتا، لوگ

---

1 ...مُسْتَدْرَک، کتاب: المناسک، جلد:2، صفحہ:132، حدیث:1782۔
2 ...ترمذی، کتاب: الحج، باب: ماجاء فی الحجر الاسود، صفحہ:254، حدیث:961۔

بھوکے نہیں مرتے، ﷺ اسی **کعبہ شریف** کی بَرَکت ہے کہ ہر سال لاکھوں لاکھ لوگ حج کے لئے یہاں پہنچ جاتے ہیں، اس کے باوُجُود نہ وہاں کھانے کی کمی ہوتی ہے، نہ وہاں پانی کم پڑتا ہے۔ اس کے عِلاوہ قُدرت کی اَوْر بہت نشانیاں ہیں جو کعبہ شریف میں، مَسْجِدِ حرام میں اور **مکہ مکرمہ** میں مَوْجُود ہیں۔[1]

کعبہ شریف مقامِ اَمن ہے

اے عاشقانِ رسول! کعبہ شریف کا پانچواں مُبارَک وَصْف جو اللہ پاک نے پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، آیت:97 میں بیان فرمایا، وہ یہ ہے کہ:

مَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ	ترجمہ کنزُالعِرفان: جو اس میں داخل ہو گیا امن والا ہو گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی شان ہے کعبہ شریف کی...!! اللہ پاک نے اسے مقامِ اَمن بنایا اور یہی نہیں بلکہ کعبہ شریف کی بَرَکت سے اللہ پاک نے تمام حُدُودِ حرم کو مقامِ اَمن بنایا ہے۔

اب یہاں پہلے تو حُدُودِ حرم سمجھ لیجئے! چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: عام بول چال میں لوگ ”مسجدِ حرام“ کو ”حرم شریف“ کہتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجدِ حرام شریف حَرَمِ محترم میں داخِل ہے مگر حرم شریف **مکہ مکرمہ** سمیت، اس کے ارد گرد میلوں تک پھیلا ہوا ہے اور ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں، ایک مؤرِّخ (یعنی عِلْمِ تاریخ کے ماہِر) کی جدید پیمائش کے حساب سے حرم کے رقبے کا دائرہ 127 کلومیٹر ہے جبکہ حرم

1... تفسیر نعیمی، پارہ:4، آل عمران، تحت الآیۃ97، جلد:4، صفحہ:37۔

شریف کا کل رقبہ 550 مربع کلومیٹر ہے۔[1]

یہ تمام ایریا جس میں جنگل بھی شامِل ہے، اس کے اندر اندر تَر گھاس اکھیڑنا حرام، یہاں کے درخت کاٹنا حرام، یہاں کے جانوروں کو تکلیف پہنچانا حرام یہاں تک کہ اگر سخت دُھوپ ہو اور ایک ہی درخت ہو، اس کے سائے میں ہرن بیٹھا ہو تو اپنے بیٹھنے کے لئے اُس ہرن کا اُٹھانا جائِز نہیں، **مکہ مکرمہ** کے کبوتروں کو اُڑانا، انہیں ڈرانا، انہیں کسی طرح تکلیف پہنچانا منع ہے،[2] یہیں سے اندازہ لگایئے! جب **مکہ مکرمہ** کے جانوروں کا اتنا ادب ہے تو وہاں کے مسلمان انسانوں کا کتنا ادب ہو گا...؟ تفسیر صراط الجنان میں ہے: اگر کوئی شخص قتل و جُرْم کر کے حُدُودِ حرم میں داخِل ہو جائے تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے گا اور نہ اس پر حَدّ (یعنی شرعی سزا) قائِم کی جائے گی۔ خلیفۂ دُوُم، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر میں اپنے والِد خطّاب کے قاتِل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ حُدُودِ حرم سے باہَر آ جائے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کعبہ شریف کا حج کیا جاتا ہے

کعبہ شریف کا چھٹا وَصف جو پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت: 97 میں بیان ہوا، یہ اَصْل میں قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے ایک حکم ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ...رفیق الحرمین، صفحہ: 89۔

2 ...بہارِ شریعت، حصہ: 6، جلد: 1، صفحہ: 1085-1086۔

3 ...تفسیر صراطُ الجنان، پارہ: 4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت: 97، جلد: 2، صفحہ: 16۔

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ(۹۷)

(پارہ4، سورۃ آلِ عمران:97)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

سُبْحٰنَ الله! یہ بھی کعبہ شریف ہی کی خُصُوصِیَّت ہے کہ رُوئے زمین پر اور کہیں بھی حج نہیں ہوتا، غیر مسلموں نے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیت المُقَدَّس انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا قبلہ ہے، اللہ پاک نے اس آیت میں بتادیا کہ بیت المُقَدَّس اگر بہت سارے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا قبلہ رہا ہے تو یقیناً یہ بیت المُقَدَّس کی فضیلت ہے مگر ❁ کعبہ شریف وہ مُقَدَّس مقام ہے کہ زمین کی پیدائش سے لے کر قیامت تک اگر کسی کا طواف کیا جاتا تھا، کیا جاتا ہے اور کیا جائے گا تو وہ کعبہ شریف ہی ہے، ❁ یہی وہ مقام ہے جہاں کا طواف ہوتا تھا، ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا، ❁ یہی وہ مقام ہے جہاں حج ہوتا تھا، ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا اَوْر یہ خُصُوصیت دُنیا میں اَوْر کسی بھی مقام کو حاصِل نہیں ہے ❁ **کعبہ شریف** ہی وہ مُبارَک مقام ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی اِس کا حج کیا کرتے تھے ❁ اَبُو البَشر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام بَرِّصغیر میں رہائش فرما تھے، ایک روایت کے مطابق آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہاں سے پیدل چل کر 70 حج کئے بلکہ حضرت اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی رِوایت میں ہے: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام بَرِّصغیر سے پیدل چل کر ایک ہزار مرتبہ **مکہ مکرمہ** تشریف لائے، ان میں 300 مرتبہ آپ نے حج فرمایا اور 700 عمرے ادا فرمائے ❁ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی حج ادا فرمایا، ❁ حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی حج کیا،

۞حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام، ۞حضرت شُعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی حج کیا ۞بلکہ حدیثِ پاک میں تو ہے: وہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جن کی قوموں پر عذاب آئے، جب اُن کی قوم ہلاک ہو جاتی تو وہ **مکہ مکرمہ** تشریف لے آتے اور دُنیا سے رخصت ہونے تک یہیں عِبادت میں مَصرُوف رہتے ۞حضرت مُجَاہِد رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے رِوَایت ہے: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سُرخ رنگ کے اُونٹ پر سُوار ہو کر حج کے لئے تشریف لائے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبہ شریف کا طواف کیا، صَفا و مَروَہ کے درمیان سَعِی فرمائی، یہاں آپ نے آسمان سے ایک آواز سُنی: لَبَّیْكَ عَبْدِیْ وَاَنَا مَعَكَ اے میرے بندے لَبَّیْك! میں تمہارے ساتھ ہوں۔ یہ سُنتے ہی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے سجدہ کیا ۞صحابی اِبْنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ بنی اسرائیل کی طرف تشریف لانے والے ایک ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام حج کے لئے **مکہ مکرمہ** تشریف لائے اور یہ سَب "ذُوطُویٰ" کے مقام پر اپنی نعلین شریف (یعنی مبارک جوتے) اُتار کر **مکہ مکرمہ** میں داخِل ہوا کرتے تھے۔[1]

غرض؛ یہ کعبہ شریف ہی کی خُصُوصیت ہے کہ جتنے بھی انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام نے حج کیا، صِرف اور صِرف کعبہ شریف ہی کا حج کیا، دُنیا میں اَور کوئی ایسا مقام نہیں جہاں حج ہُوا ہو یا آیندہ کبھی ہو سکتا ہو۔

حج کا شرف ہو پھر عطا یارَبِّ مصطفےٰ
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف
میٹھا مدینہ پھر دکھا یارَبِّ مصطفےٰ
فرما یہ پورا مُدّعا یا ربِّ مصطفےٰ

1 ... سُبل الہدیٰ، جلد: 1، صفحہ: 209-211 خُلاصۃً۔

رُخ سوئے کعبہ ہاتھ میں زَم زَم کا جام ہو | پی کر میں پھر کروں دُعا یارَبِّ مصطفےٰ[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

اے عاشقانِ رسول! ہر وہ مسلمان جو استطاعت رکھتا ہے یعنی جس کے پاس **مکہ مکرمہ** پہنچنے اور واپس آنے کے اخراجات ہیں، اپنے پیچھے اَہْلِ خانہ کے لئے بھی مناسب انتظامات کر سکتا ہے اور راستہ بھی پُر اَمن ہے اور دیگر شرائط بھی پُوری ہیں تو اس پر حج فرض ہے، اس پر لازِم ہے کہ وہ حج کے لئے جائے اور اگر کسی پر حج فرض نہیں ہے یا فرض حج ادا کر چکا ہے، پھر بھی اسے چاہئے کہ نفل حج کرے کہ "حج کرنا سُنّتِ انبیاء" ہے۔

سلطانِ مکہ، سردارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حج کرنے والا اپنے گھر والوں میں سے 400 (مسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گُناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا اپنی پیدائش کے دِن تھا۔[2] ایک حدیثِ پاک میں ہے: حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو ایسے دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔[3] حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اس سے سلام و مصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخِل ہونے سے پہلے تمہارے لئے مغفرت کی دُعا کرے کیونکہ اس کی مغفرت ہو چکی ہے۔[4]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 129۔

2 ... کنزُ العُمّال، کتاب: حج وعمرہ، جز: 5، جلد: 3، صفحہ: 7، حدیث: 11837۔

3 ... معجم اَوسط، جلد: 3، صفحہ: 416، حدیث: 4997۔

4 ... مشکوٰۃُ المصابیح، کتابُ: المناسِک، فصل: ثالث، جزء: 1، جلد: 1، صفحہ: 472، حدیث: 2539۔

حضورِ کعبہ حاضِر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے	بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یاوری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے،نہ قابل منہ دکھانے کے	مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پرور ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیا کیا نعمتیں پائیں	یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ذیقعدہ شریف کا مُبارَک مہینا جاری و ساری ہے، یہ وہ مُبارَک مہینا ہے کہ اس ماہِ ذیشان میں حج کے قافلے رواں دواں ہوتے ہیں، اَہْلِ عشق جن کا نصیب چمک جائے وہ حج پر روانگی کے لئے تیاریوں میں مَصرُوف ہوتے ہیں اور جِن بے چاروں کا کوئی سبب نہیں بَن پاتا وہ یادِ **مکہ** و یادِ مدینہ میں روتے، آنسو بہاتے اور بار گاہِ الٰہی میں رَورَو کر عرضیاں پیش کرتے ہیں کہ

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے	بُلاوا اَب آئے گا کب یااِلٰہی!
میں مکے میں آؤں، مدینے میں آؤں	بنا کوئی ایسا سبب یااِلٰہی!

تقریباً ہر سال ہی لاکھوں لاکھ مسلمان حج کی سَعادت پاتے ہیں مگر آہ! جب سے کرونا وائرس آیا ہے، اس کے سبب جہاں زِندگی کے دیگر مُعَاملات متاثِّر ہوئے ہیں، وہیں حج جیسی عظیم عِبَادت پر بھی اس کا کافِی اَثَر ہوا ہے، پچھلے سال بھی حج تو اگرچہ ہوا تھا مگر پہلے کی طرح لاکھوں لاکھ مسلمان **مکہ مکرمہ** پہنچ نہیں پائے تھے، اس بار بھی آخری اطلاعات کے مُطَابِق مَحْدُود لوگوں کو **مکہ مکرمہ** حاضِری کی اجازت ہو سکے گی۔ اللہ پاک جلد از جلد کرونا وائرس کی آفت سے جان چھڑائے، اللہ پاک اس کرونا وائرس کو دُنیا سے ختم فرمائے۔ کاش! پھر سے حاجی جُوق دَر جُوق **مکہ مکرمہ** روانہ ہونے لگیں اور پھر پہلے جیسے پُر کیف اور

ذوق آور مناظِر ہوں، بہر حال اگر ہم حج پر نہ بھی جاسکیں تب بھی اپنے دِل میں حج کی خواہش ضرور رکھنی چاہیے، اگرچہ حج پر روانگی کے اسباب نہ بَن پائیں مگر آنکھوں میں آنسو تو ہوں، دِل میں تڑپ تو ہو، رات کو، ہو سکے تو تہجد کے وقت، تنہائی میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعائیں تو کی جائیں کہ

یارب پھر اَوج پر یہ ہمارا نصیب ہو
سُوئے مدینہ پھر ہمیں جانا نصیب ہو

مکہ بھی ہو نصیب، مدینہ نصیب ہو
دشتِ عرب نصیب ہو، صحرا نصیب ہو

حج کا سَفَر پھر اے مرے مولیٰ نصیب ہو
عرفات کا، مِنٰی کا نظارہ نصیب ہو

کعبے کے جلووں سے دِلِ مضطر ہو کاش! شاد
لطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

کس طرح شوق سے وہاں کرتے تھے ہم طواف
پھر گِردِ کعبہ جھوم کے پھرنا نصیب ہو

اللہ پاک ہم سب کو عشقِ مکہ اور عشقِ مدینہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کا عشق پانے، نیک نمازی بننے اور نیکیوں والی زِندگی گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئے گی، اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے کے مواقع نصیب ہوں گے۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: فجر کے لئے جگانا۔

حج کی سَعَادت نصیب ہو گئی

پنجاب کے علاقے اِلٰہ آباد (ضلع قصور) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: الحمد للہ! میں دَعْوَتِ اِسْلَامی کے دینی مَاحول سے وَابَسْتہ تو تھا لیکن دینی کاموں کے سلسلے میں سُستی کا شِکار تھا، ایک روز ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے سمجھاتے ہوئے دینی کام کرنے اور بطورِ خاص "فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانے والے" دینی کام کی خوب پابندی کرنے کی ترغیب دلائی، الحمد للہ! میرا ذِہن بن گیا اور میں نے اگلے ہی دن اس پر عَمَل شروع کر دیا۔ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا تو کیا شروع کیا، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا، قسمت کا سِتارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے حاضریِ مدینہ کی سَعَادت نصیب ہو گئی، اس پر مزید کرم یہ بھی ہوا کہ میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سَعَادَت نصیب ہو گئی۔

عطائے حبیبِ خُدا مدنی ماحول | ہے فیضانِ غوث و رضا مدنی ماحول
سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ! | تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"حج وعمرہ" موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جا چکی ہیں، اِن میں سے ایک ایپلی کیشن ہے: ***hajj &umrah*** (حج وعمرہ)۔

اس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج و عمرہ کا مختصر طریقہ اور حج و عمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں، اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں حج و عمرہ کی دُعائیں، حرمین شریفین مُقَدَّس مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامِل ہیں، اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ اس میں تھری ڈِی ویڈیوز **(3D Videos)** کے ذریعے حج و عمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ جن کے پاس اسمارٹ فون **(Smart Phone)** کی سہولت ہے، وہ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائِب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: حُضُور! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صُلح کروانا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کروائے گا اللہ پاک اس کا معاملہ دُرُست فرمادے گا، اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام

1... جامع بیانِ عِلْم، بَابُ: عِلْم کے فضائل، جلد: 1 صفحہ: 201، حدیث: 220۔

آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا، اور جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مَغْفِرَت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔(1)

اے عاشقانِ رسول! مسلمان بھائیوں کی آپس میں ”صلح کروانا“ سُنّتِ مصطفےٰ ہے، اگر کبھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان کوئی غلط فہمی ہو جاتی یا کبھی 2 صحابہ کے درمیان شکر رنجی ہوتی تو ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حکمتِ عملی کے ساتھ اِن دونوں میں صلح کروا دیا کرتے تھے، چنانچہ ایک بار غیر مسلموں کی سازش سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے 2 بڑے قبیلوں اَوْس اور خزرج کے درمیان تناؤ پیدا ہو گیا، جب سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور اِن کی آپس میں صلح کروائی، اسی طرح پیارے آقا، سردارِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صلح کروانے کے کئی واقعات ہیں، جن کا تفصیلی ذِکْر سیرت کی کتابوں مثلاً * - سیرتِ مصطفےٰ اور * - سیرتِ رسولِ عربی وغیرہ سے پڑھا جا سکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! صلح کروانے کے تعلق سے یہ یاد رہے کہ مسلمانوں کے درمیان وہی صلح کروانا جائِز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو، مَدَنی مصطفےٰ، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا جائِز ہے مگر وہ صلح (جائِز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔(2) صلح کروانے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”صلح کروانے کے فضائل“ پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب، کتاب: الادب، باب: فی اصلاح بین الناس، صفحہ: 893، حدیث: 9۔

2 ...ابوداوٗد، کتاب: الاقضیۃ، باب: فی صلح، صفحہ: 570، حدیث: 3594۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

(2)... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1. ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2. ... اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3. ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4. ... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [1]

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [2]

---

1 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
2 ... تاریخِ اِبنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔